

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ



فِي الْمَدِينَةِ الْمَكِّيَّةِ الْمَغْرِبِيَّةِ الشَّرِيفَةِ

علیہ السلام کی شان میں فرمایا
 فضیلت قابل غور و تامل
 بنیوں کا یہ حق و امتداد
 اور صلح و صلح اور صلح
 دین میں اور سب سے
 یہ ہو چکا ہے کہ اس میں
 غلاف کا سنی بانی
 علیہ السلام کی شان میں فرمایا

حضرت علیہ السلام کا
 حق میں قابل غور و تامل
 بنیوں کا یہ حق و امتداد
 اور صلح و صلح اور صلح
 دین میں اور سب سے
 یہ ہو چکا ہے کہ اس میں
 غلاف کا سنی بانی
 علیہ السلام کی شان میں فرمایا

حضرت علیہ السلام کا
 حق میں قابل غور و تامل
 بنیوں کا یہ حق و امتداد
 اور صلح و صلح اور صلح
 دین میں اور سب سے
 یہ ہو چکا ہے کہ اس میں
 غلاف کا سنی بانی
 علیہ السلام کی شان میں فرمایا

حضرت علیہ السلام کا
 حق میں قابل غور و تامل
 بنیوں کا یہ حق و امتداد
 اور صلح و صلح اور صلح
 دین میں اور سب سے
 یہ ہو چکا ہے کہ اس میں
 غلاف کا سنی بانی
 علیہ السلام کی شان میں فرمایا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَعْلَمَ رَحْمَةُكَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْكَمَالَاتِ الَّتِي تَفَرَّقَتْ فِي

الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَدْ اجْتَمَعَتْ فِي نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أُعْطِيَ الْخِلَافَةَ كَمَا أُعْطِيَ آدَمُ وَدَاوُدُ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْمُلْكُ كَمَا أُعْطِيَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ

السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْحُسْنَ كَمَا أُعْطِيَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَأُعْطِيَ الْخَلَّةُ كَمَا أُعْطِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُعْطِيَ

الْكَلَامُ كَمَا أُعْطِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْعِبَادَةُ

كَمَا أُعْطِيَ نُووحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَعْلَمَ رَحْمَةُكَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْكَمَالَاتِ الَّتِي تَفَرَّقَتْ فِي
 الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَدْ اجْتَمَعَتْ فِي نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أُعْطِيَ الْخِلَافَةَ كَمَا أُعْطِيَ آدَمُ وَدَاوُدُ
 عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْمُلْكُ كَمَا أُعْطِيَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْحُسْنَ كَمَا أُعْطِيَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَأُعْطِيَ الْخَلَّةُ كَمَا أُعْطِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُعْطِيَ
 الْكَلَامُ كَمَا أُعْطِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْعِبَادَةُ
 كَمَا أُعْطِيَ نُووحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ

برجی انتہاء اور

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

مذکر الشہادۃین

آمِنْ شَہَادَتِي بِبَيْتٍ وَلَا تَحْتِ الشَّهَادَةِ لَكَ تَمَامُ الشَّهَادَةِ أَنْ
 شہور سنوئی ملک پوری شہادت ہی سنوئی اس واسطے کہ پوری شہادت اس کا نام ہو کہ
 يَقْتُلُ الرَّجُلُ فِي الْغُرْبَةِ وَالْكَرْبَةِ وَانْ يَفْرَجُوا اِدَّهُ وَيَكْفِي
 آدمی مارا جاوے سے ساقری اور شفقت میں اور اس کے گھر سے کہ کو جہن کا بی جاوین اور
 جَنَّتْهُ مَطْرُوحَةً وَيَقْتُلُ حَوْلَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ مِنْ اِعْزَةِ
 اس کی لاش میدان میں پڑی رہے اور اس کے گرد گردا گرد بہت لوگ
 اَصْحَابِيهِ وَاَقَارِبِيهِ وَأَنْ تُوَسِّرَ نِسَاءَهُ
 یاروں اور قریبوں سے مارے جاوین اور مال اس کا لوٹا جاوے اور اس کی بیویاں اور یتیم لڑکے
 وَابْتِئَامُهُ كُلُّ ذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ فَأَقْضَتْ حِكْمَةُ اللَّهِ
 قید میں گرفتار ہوں اور یہ سب مصیبتیں صرف اللہ ہی کے واسطے ہوں فل سو حکمت الہی اور اس کی کار سازی ہے عباد
 تَعَالَى أَنْ يُلْعَوْهُ هَذَا الْكَمَالُ الْعَظِيمُ بِسَائِرِ كَمَالِهِ بَعْدَ وَفَايَهُ
 کہ بھاری ہے یہ کمال کہ کمال میں بعد اچھی وفات سے
 وَانْقِضَاءِ أَيَّامِهِ خِلَافَتِهِ الَّتِي تُنَافِي الْمَغْلُوبِيَّةَ وَالْمُظْلُومِيَّةَ
 و بعد گزرنے ایام خلافت کے کہ دنیا اور مظلومی اچھی مناسب نہیں
 بِرَجَائِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ بِلِ بِأَقْرَبِ أَقَارِبِهِ وَأَعَزِّ أَوْلَادِهِ وَ
 یہ واسطے بعض مردان اہل بیت کے ملک بواسطہ اس شخص کے جو بہت ہی قریب ہو حضرت کے اقربا میں درجہ نبی و مرسل
 يَكُونُ فِي حُكْمِ ابْنَائِهِ حَتَّى يُلْحَقَ حَالُهُمْ بِحَالِهِ وَيُنْدَرِجَ
 اور جو اپنے آپ کے بیٹوں کے ہو تاکہ جاوے ان کا حال حضرت کے حال میں اور داخل ہو
 كَمَالَهُمْ فِي كَمَالِهِ فَتَوَجَّهَتْ عِنَايَةُ اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ انْقِضَاءِ
 اس کا کمال حضرت کے کمال میں سو متوجہ ہوئی عنایت الہی بعد گزرنے
 أَيَّامِ الْخِلَافَةِ إِلَى هَذَا الْإِحْقَاقِ فَاسْتَنْابَتْ لِحُسْنَيْنٍ
 دنوں خلافت کے اس کمال کے ملائے پر تو نائب بنایا حسین

کلمہ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَنْابَ جَدِّهِمَا عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ

التَّحِيَّاتِ وَجَعَلَتْهُمَا مَرَاتِبَ تَبَرُّكِ لِحَظَّتِهِ وَخَدَّيْهِمَا لِحَالِهِ

وَمَا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَى قِسْمَيْنِ شَهَادَةُ سِرٍّ وَشَهَادَةُ عَلَانِيَةٍ

قُسِمَتْ عَلَيْهِمَا فَاخْتَصَّ السَّبْطُ الْأَكْبَرُ بِالْقِسْمِ الْأَوَّلِ وَمَا

كَانَ أَمْرُهُمَا مَسْطُورًا لَمْ يَطْهَرْ لَهَا ذِكْرٌ فِي الْوَحْيِ وَأَبْهَمَ لَهَا

عِنْدَ الْوُقُوعِ ابْضَاحَةٌ وَقَعَتْ عَلَى يَدَيَّهِ زَوْجَتُهُ وَ

الزَّوْجَةُ مِنْ عِلَاقِ الْحِمَّةِ دُونَ الْعَدَاوَةِ وَكُلُّ ذَلِكَ

لِأَنَّهُ مَبْنِيٌّ عَلَى لِسِيرٍ وَالْأَخْفَاءِ وَلِذَلِكَ لَمْ يُجْزِ بِهِ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ وَلَا غَيْرُهُمَا وَاخْتَصَّ السَّبْطُ الْأَصْغَرُ بِالْقِسْمِ

الثَّانِي وَمَا كَانَ مِنْهُ أَمْرٌ عَلَى الشُّهُورَةِ وَالْإِعْلَانِ أَنْزَلَ

فَلْتَكْمَلْ شَهَادَاتُ كِلَانِ
أَتَقْبَلُ رِسَالَتَ رَسُولِ خَاتَمِ شَاهِدِي
وَأَتَقْبَلُ رِسَالَتَ رَسُولِ خَاتَمِ شَاهِدِي
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
فَلْتَكْمَلْ شَهَادَاتُ كِلَانِ
أَتَقْبَلُ رِسَالَتَ رَسُولِ خَاتَمِ شَاهِدِي
وَأَتَقْبَلُ رِسَالَتَ رَسُولِ خَاتَمِ شَاهِدِي
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
فَلْتَكْمَلْ شَهَادَاتُ كِلَانِ
أَتَقْبَلُ رِسَالَتَ رَسُولِ خَاتَمِ شَاهِدِي
وَأَتَقْبَلُ رِسَالَتَ رَسُولِ خَاتَمِ شَاهِدِي
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عليهما السلام کو

جنت اور دونوں کو دو آیتیں بنائے پر تو کمال محمدی ہے

اور چونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا

دونوں پر بیٹ لگی تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے

وہ

واقع ہوئی تو بھی شہید ہی رہا

لہذا

اس واسطے ہوا کہ اس شہادت کی بنا پر شہید کی پر تھی

بھی اسکی خیر ندی

اور نہ کسی اور سے

اسکی شہرت اور اعلان پر تھی

عالم بالا اور عالم خاک میں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں اور جن اور آدمیوں میں

اور خاصوش میں فلحہ عہدہ اس مقدمہ کی ہوجاے گی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اسکا

جو علاقہ رکھتا ہے اس باب سے مع اشارہ ان معنائیں لے کر جن کا تفسیر میں مذکور ہو گیا

سہم کہتے ہیں کہ ہونا دونوں صاحبزادوں کا بیٹے جناب یحییٰ خاں علیہ السلام کے

اس دعویٰ کی دودلیلین میں اول یہ کہ لڑا نہ سچا ہے بیٹے کے ہونا ہو اور اسی جہت سے

عيسى عليه السلام نبى الرحيم كما في قوله تعالى: وادع الى دينك بالحكمة وليناً فانك من المرسلين

فصل چنانچہ بہت روناؤ توں سے ثابت ہوا ہرگز کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کایہ دو لون فک

یہ بیٹے ہیں اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مستدرین ابوالفتح سے

بنی ہانی سے اپنے امیر المومنین علیہ السلام سے

کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں نے اس کے لئے دعا کی ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہو۔

فصل
خاموشی سے جانور
اور درخت اور پتھر اور
پتھر میں دامنِ خلق
موجود کئے تاکہ ایک
کون وہ دل بکرا اس دور
آگاہ زمین و فلک
پیغمبرِ عظیم علیہ السلام
کے بیٹوں کی کئی کئی مالک
لیا بابِ بیخِ فقط مان کل
طرف سے بجا اسرا تمل
کھلانے "سنہ ۱۱۰۰
تو ایسوں جنابِ حسینؑ
اور سلطان کے ابن رسول
اور محمدؐ سے "مسند احمد
۱۱۰۰ سنہ ۱۱۰۰
حکایتی کہ کسی ایک
حکایتی کہ کسی ایک
سین علیہ السلام "۱۱۰۰
سین بن حسینؑ
پر نام ہر باب ایک بیخ
آدمان سے گرا زمین سے
فصل نام ہر باب ایک بیخ



نام رکھائی انکامین نے عرب فل حضرت نے فرمایا بلکہ نام اسکا حسن عزیر حبیب پر ایم کے ام حسین علیہ السلام حضرت نے فرمایا کہ

پھر یہ جھوٹا کہانام لکھا یہ تھے بن نے عوض کا کہ یہ فرمایا حضرت نے ملکہ اسکا نام حسین دے دو جو بدادہوں نے تیسے صاحبزادے

منه بخانه کماله که در فضا است و نام

فَإِنْ عَرَفْتُمْ نَسَبَكُمْ بِأَسْمَاءِ وَلَدِ هَارُونَ عَلَيْهِ

وَسَيُخْرِجُكُم مِّنْهَا فِي يَوْمٍ مُّزِيدٍ

الأفراد والحكام والبيوت وابن عساكر

لرم الله وجهه واحرج البغوى والطير الى غنى سماء

فَوَلِّهَا مَا يُصَلِّي

رضي الله تعالى عنه مثله وفي القاموس جبر ليعم وشبه

فدین بر اور مسخیر نمودت کیوں پر بیجے ہیں مائیں یہ

ہونا مسنین کا اپنے واسطے بہر تو جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

دو دلیل سے ثابت ہو ازل بہت سیادت مطلقہ و چاکر روایت

[illegible]

النَّسَائِيُّ وَالرُّوَيْبَانِيُّ وَالضَّبْيَاءُ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبُو يَعْلَى عَنْ

نسائی اور رویائی اور ضبیا و مقدسی نے حذیفہ رحمہ سے اور ابو یعلیٰ سے

أَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو مَكْجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ

ابی سعید اور ابی مکجہ اور ابن عمر سے اور ابن عدی سے ابن عبد اللہ سے

مَسْعُودٍ وَأَبُو نَعْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْكَبِيرُ عَنْ عُمَرَ

مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی رضی سے اور طبرانی نے کبیر بن عمر فاروق رحمہ سے

وَجَابِرٌ وَالْبَرَاءُ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَمَالِكُ بْنُ حُوَيْرِثٍ

احمد جابر اور البراء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

وَلَاكٌ يَكْنَى سَعْنَانُ وَأَبُو عَسَاكَرٍ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ

اور دلی سے اکثر سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ و حمید بن محمد و حماد بن

عَبَّاسٍ وَأَبِي رَمْثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِكَ هَلِ الْجَنَّةُ وَزَادَ ابْنُ

کہ حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جو ان کے وفات اور ابن

مَكْجَةَ وَغَيْرُهُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو خَلِيمٍ عَنْ عَبْدِ الطَّبْرَانِيِّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ

ماجہ و غیرہ نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ باب ان دونوں کا بہتر کران دونوں اور طبرانی نے ابی ہریرہ سے کہ باب ان دونوں

أَفْضَلُ مِنْهُمَا وَزَادَ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَبَّانَ وَغَيْرُهُمَا إِلَّا ابْنُ

ابن فاضل ترمذی اور حاکم اور ابن حبان و غیرہ نے اتنی روایت اور ابی ہریرہ کی ہے

لِخَالَةِ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا وَمِنْ مُتَفَرِّعَاتِ

سولہ دو خالہ عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا اور اسل میں محمد بن یحییٰ

هَذِهِ الرُّاتِبَةُ كَوْنُ حُبِّهِمَا مَحَبَّةً وَبُغْضُهُمَا بُغْضُهُ صَلَّى اللَّهُ

یہ اتر ہے کہ محبت حسینین یعنی محبت رسول خدا ہے اور عداوت انکی گویا حضرت صلی اللہ

فہم یجوز فی سبوت
ملفوظات انگریزوں
سے مولیٰ مسیح پر

9

سیدنا اربعین
سیدنا اربعین
سیدنا اربعین

وَقِيلَ لِي رَمَضَانَ هَذَا مَا يَتَعَلَّقُ بِالشَّهَادَةِ السِّرِّيَّةِ الَّتِي
اور بعض روایت میں آیا ہے کہ رمضان میں پیدا ہونے والے یہاں شہادت کہنی کا سنا جو
 اخْتَصَّ بِهَا السَّبْطُ الْأَكْبَرُ وَأَمَّا الشَّهَادَةُ الْجُمْهُرِيَّةُ الَّتِي
بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی پر شہادت ظاہری جو
 اخْتَصَّ بِهَا السَّبْطُ الْأَصْغَرُ فَهِيَ مِنْ أَكْبَرِ الْوَقَائِعِ
مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ بڑا واقعہ
 الْمَشْهُورَةِ وَسَبَبُ شَهْرَتِهَا كَوْنُهَا جُمْهُرِيَّةٌ وَسَبَبُهَا أَنَّ
مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہے کہ اسکا نام ہی شہادت ظاہری اور سبب شہادت گاہ ہوا
 لَمَّا تَمَلَّكَ يَزِيدُ وَتَسَلَّطَنَ وَذَلِكَ فِي رَجَبِ سَنَةِ سِتِّينَ
کہ جب یزید پر یلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں
 يَدِ مَشَقِّ كَتَبَ إِلَى الْأَقَالِمِ لِأَخْذِ الْبَيْعَةِ لَهُ وَكَتَبَ إِلَى
شہر دمشق میں لکھا کہ سب ملکوں میں بیعت لینے کے واسطے اور لکھا
 عَامِلِهِ بِالْمَدِينَةِ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَنْ يَأْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنْ
عامل کو جو مدینے میں تھا لینے ولید بن عقبہ کہ بیعت لیوے
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَتِمْ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
حسین علیہ السلام سے سوال کیا حسین علیہ السلام نے
 مِنْ بَيْعَتِهِ لِأَنَّهُ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ وَالْمَأْوَخِرِ
اسکی بیعت سے اسواسطے کہ تھا خیریدر و فاسق شرابی ظالم قاتل اور کوج کیا
 الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَزَالُ يَمُوتُ حُلُونُ مِنْ شُعْبَانَ فَدَخَلَ مَكَّةَ
امام حسین علیہ السلام کے کی رات چوتھی تاریخ شعبان کی ہجرت میں چوٹے
 وَأَقَامَ بِهَا وَلَمَّا وَصَلَ الْحُسَيْنُ إِلَى أَهْلِ كُوفَةِ اتَّفَقَ مِنْهُمْ جَمْعٌ
اور وہاں ٹھہرے اور جب یہ خبر کوئے والوں کو پہنچی تو ایسا کیا کہ ان سے بہت کر دہن

۱۱
 یہ دمشق چھوٹے وزن پر ۱۱

ف
 بیان سوانح حضرت امام حسین علیہ السلام کا
 سبب شہادت
 روایت مختلف ہے
 رمضان غریبی کی
 النہجہ دینی فا
 بین سلمان کو قتل
 زبیر علیہ السلام اور
 احمد طاهر کی نسخہ جو
 اے لازم ہوا قتال
 امریکی اور اجتناب
 غیبات اودیوان کو
 شمار اپنا کرے اور انھیں
 کے طریقے پہنچا و رد اپنا
 اور ائمہ فاسقوں اور
 فاسقوں سے ایسا
 بیزار ہونے کی وجہ سے
 بیوسے ۱۲

فارس عبد اللہ محمد بن لا شعث مع فوج الیخ ار
سپر بجا محمد اسد بن قریادے محمد بن اشعث کو تحریکی سی فوج کے ساتھ اپنی کے گھر پر

پیشکش کنندہ کی طرف سے

بینی و دیوار و اجناس و اشیاء

نقل و ذکر جو حدیث
 کی سند کو سنی
 فریقین میں
 تو آپ کے ساتھ
 یا انشواؤی کے لئے
 جیسا سلام پھیرا
 الکی بھی نہ تھا
 ایسی جلدی بھاگ
 گئے ۱۱ غریب
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

فَاتُوا بِهَا كَيْفَ بَنَ عُرْوَةَ فَحَسِبَهُ وَحَسِبَ جَعِيرٌ وَسَاءَ الْكُوفَةُ
 سوادہ پڑا لائے کئی بن عروہ کو پھر اسکو قید کیا اور قید کیا سب ریشیوں کو سنے کو
 عِنْدَ قِيْلٍ لَقَصِرْ وَاتَى الْخَدْرَ مَسِيْمًا فَتَادَى شَعَارَةَ فَاجْتَمَعَ
 انہ پاس الکی محل میں اور جین سلم کو یہ خبر پہنچی تو پکارا مسلم نے اپنے گروہ کو سو جمع ہو گئے
 مَعَهُ اَرْبَعُونَ اَلْفًا وَاَحَاطُوا حَوْلَ الْقَصْرِ فَاَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ
 انکے ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا انھوں نے اس محل کو پھر حکم کیا عبید اللہ بن زیاد نے
 الْاَسَارِي مِنْ رُؤْسَاءِ الْكُوفَةِ اَنْ يَكْلُوْا عَشْتَا ثَرَهُمْ
 قیدی ریشیوں کو کھانے کو تاجما میں اپنے لوگوں کو
 وَبَرَدُوْهُمْ عَنْ رِفَاقَةِ مُسْلِمٍ فَكَلَمُوْهُمُ فَقَرَأُوْا كَلِمَةً
 اور پھر بن انکو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ انکے سمجھا لے تتر تتر ہو گئے سب لوگ
 وَاَمْسَى مُسْلِمٌ فِيْ خَمْسِ مِائَةٍ فَلَمَّا اخْتَلَطَ الظُّلَامُ ذَهَبَ
 اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلم کے فقط یا انشواؤی جیسا اندھیرا ہوا تو چھپت ہو گئے
 اُولَئِكَ اَيْضًا وَبَقِيَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ فَتَرَدَّدَ فِي الطَّرِيقِ فَكَانَ
 وہ بھی اور مسلم اکیلا رہ گئے ف تو مترد رہوئے راہ میں ف پھر ہو گئے
 مَزَلْ اَمْرًا فَاَسْتَقْبَحَتْهَا فَسَقَتْهَا وَادْخَلَتْهُ فِيْ مَنَازِلِهَا
 ایک عورت کے گھر پہ ف اس نے بانی مانگا سوا سن سخت نے بانی بلا یا اور چھپا رکھا مسلم کو اپنے گھر میں
 وَكَانَ اَنْفَا مَوْلَى مُحَمَّدٍ بِنِ الْاَشْعَثِ فَاَنْطَلَقَ فَاَخْبَرَ مُحَمَّدًا
 اور تھا بیٹا اس عورت کا چیل محمد بن اشعث کا اپنے جاگرا نے میان کو جبردی
 وَاَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ فَبَعَثَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرَ وَبْنَ حَرِيْثٍ
 اور انھنے عبید اللہ بن زیاد سے یہ حال کہا پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن حریث
 صَاحِبَ الشَّرْطِ وَمُحَمَّدُ بِنِ الْاَشْعَثِ فَلَحَا طَلْحًا بِالْداْرِ فَنَجَّى
 کو نہ گے کو قاتل کو اور محمد بن اشعث کو سوا سمجھے جا کر گھیر لیا گھر کو تو گئے

عاتق بن کثیر کا ریشی عبید اللہ

اس حدیث کے مساق آؤ کو علامہ
 ابن زبیر ہوندا تھا وہ
 صحابہ بن ابی سفيان
 نے کوہ ابی قیس پر
 کوئی ایک اور قوم کے
 شکاریاں بیان تھیں
 ایک شخص کے مدد سے
 اس کو مارا گیا اور
 وہ شہید ہو گیا اور
 ابن زبیر کو شہید کیا
 سے خون ناحق کے

يُسْتَحَلُّ بِهِ مَكَّةُ فَلَا أَكُونَ أَنَا ذَاكَ الْكَبِيرُ سَارَ مَعَهُ اثْنَيْنِ
 نے حرم کی بجلی ہوئی ہے سو کہیں میں ہی نہ ہوں وہ شہید ہوا اور کچھ کیا امام نے
 وَمَكَانَيْنِ نَفْسًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَشَيْعَتِهِ وَمَوَالِيهِ فَمِعْنِي
 بیانی تھی آؤ میں نے ساتھ کہ وہ ایک گھر والے اور خادم اور علامہ تھے پھر امام نے
 أَثْنَاءَ الطَّرِيقِ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ وَتَفْرُقُ جَمَاعَتُهُ فَقَصَدَ
 راہ میں شہید ہو گیا اور پھر ایک گروہ کی لوہا ہے
 الرَّجُوعَ فَقَالَ بَنُو عَقِيلٍ وَاللَّهِ لَا نَرْجِعُ حَتَّى نَصِيبَ شَارِكًا
 پلٹنے کا ارادہ کیا سو کہنے لگے مسلم کے ساتھ ہم نہیں پلٹنے کے بیان تھیں کہ ہم اپنا بدلہ پاویں
 أَوْ نُقْتَلَ فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَوةِ بَعْدَكُمْ
 یا ہمارے جاوین تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ کچھ خوبی نہیں زندگی میں تمہارے بعد
 ثُمَّ سَارَ نَحْوَ الْعِرَاقِ حَتَّى إِذَا كَانَ عَلَى مَرَحِلَتَيْنِ مِنَ الْكُوفَةِ
 پھر امام علی عراق کی طرف یہاں تک کہ جب دو منزلوں پہنچا
 لَقِيَهُ الْحَرْبِيُّ يَزِيدُ الرِّيَاحِيُّ وَمَعَهُ أَلْفُ فَارِسٍ مِنْ أَصْحَابِ
 آؤ امام کو حسین بن یزید ریاحی اور اس کے ساتھ ہزار سوار تھے ابن زیاد کے ساتھ
 ابْنُ زِيَادٍ شَاكِي السَّلَاحِ فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرَأَيْتَ
 ہتھیار ریزہ سو کہنا کہ امام حسین علیہ السلام سے کہ مجھ کو مجید اللہ
 ابْنُ زِيَادٍ قَدْ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَفَارِقَكَ حَتَّى أَقْدِمَ
 ابن زیاد نے بھیجا ہے آپ کے پاس اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑوں اب کو یہاں تک کہ اچھے
 بِكَ إِلَيْهِ وَأَنَا وَاللَّهِ كَارِهٌ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 پاس لے چلوں اور واسد میں مجھ پر ہوں تو فرمایا امام حسین علیہ السلام نے
 أَوْ لَمْ أَقْدِمْ هَذَا الْبَلَدَ حَتَّى أَتَيْتُ كُتُبًا هَلَهُ وَقَدِمْتُ
 کہ میں کہیں اس شہر کو آیا بیان تھیں کہ میرے پاس بہت سے خط اور پیغام تھے

ابن زبیر ہوندا تھا وہ
 صحابہ بن ابی سفيان
 نے کوہ ابی قیس پر
 کوئی ایک اور قوم کے
 شکاریاں بیان تھیں
 ایک شخص کے مدد سے
 اس کو مارا گیا اور
 وہ شہید ہو گیا اور
 ابن زبیر کو شہید کیا
 سے خون ناحق کے

کوئی ایک اور قوم کے
 شکاریاں بیان تھیں
 ایک شخص کے مدد سے
 اس کو مارا گیا اور
 وہ شہید ہو گیا اور
 ابن زبیر کو شہید کیا
 سے خون ناحق کے

عَلٰی سَلَامٍ وَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ فَلَنْ دُمَّمْ عَلٰی بَيْعَتِكُمْ
 اس شہر کے پہونچے اور تم کو سنے کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی بیعت اور اقرار
 دَخَلْتُ مَعَكُمْ وَاِلَّا اَنْصَرَفْتُ فَقَالَ لَهُ الْخَزَّوَانِيُّ مَا اَعْلَمُ
 کو میں چلون تمہارے شہر میں اور نہیں تو پلٹ جاؤں مدینے لے لیا واللہ تجھ کو خبر نہیں
 هَذِهِ الْكِتَابُ وَلَا الرَّسُلَ وَلَا يُمْكِنُ الرَّجُوعُ إِلَى الْكُوفَةِ
 ان حکموں کی اور چاہیوں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کو سنے کی طرف
 فَلَا اُفَارُقُكَ اَوْ اَقْدُمُ بِكَ إِلَيْهِ وَطَالَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا
 سو یہاں اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ انکو اس کے پاس پہونچوں فلا اور بہت سی گفتگو وہاں ہوا یہاں تک
 فَانْحَرَفَ الْحُسَيْنُ عَنْ طَرِيقِ الْكُوفَةِ وَنَزَلَ بِكَرْبَلَاءَ
 تو چلے امام حسینؑ کو سنے کی راہ سے اور کربلا میں جا کر اترے
 فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنَ الْحَرَمِ سَنَةً اِحْدَى وَسِتِّينَ وَلَمَّا
 دوسری تاریخ محرم سنہ اسی ہجری میں اور جب
 نَزَلَ بِهَا سَأَلَ عَزَاسِمَهَا فَقِيلَ هَذَا مَوْضِعٌ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ
 وہاں اترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے تو کہہ لیا اس کو کربلا کہتے ہیں
 فَقَالَ هَذَا مَوْضِعٌ كَرِّقٌ بَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ وَحَطُوا لِثِقَالِ
 نہ پایا یہ جگہ ہر سچ اور ہلاکی پر جسے اترے سب لوگ اور اتار رکھے پوجھ
 وَنَزَلَ الْحَرْبُ وَجَيْشُهُ قِبَالَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْضَ
 اور اتر آئے سچ اپنے لشکر رو برو امام حسینؑ علیہ السلام کے زمین
 كَرْبَلَاءَ ثُمَّ كَتَبَ ابْنُ زَيْدٍ كِتَابًا إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 کربلا پر خط لکھ بھیجا ابن زید نے ایک خط امام حسینؑ علیہ السلام کو
 بِطَائِلِهِ إِلَى بَيْعَةِ زَيْدٍ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى الْحُسَيْنِ
 کہ بیعت کرے زید کی کتاب پر جب خط پہونچا امام حسینؑ علیہ السلام کے پاس

اس شہر کے پہونچے اور تم کو سنے کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی بیعت اور اقرار
 کو میں چلون تمہارے شہر میں اور نہیں تو پلٹ جاؤں مدینے لے لیا واللہ تجھ کو خبر نہیں
 ان حکموں کی اور چاہیوں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کو سنے کی طرف
 سو یہاں اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ انکو اس کے پاس پہونچوں فلا اور بہت سی گفتگو وہاں ہوا یہاں تک
 تو چلے امام حسینؑ کو سنے کی راہ سے اور کربلا میں جا کر اترے
 دوسری تاریخ محرم سنہ اسی ہجری میں اور جب
 وہاں اترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے تو کہہ لیا اس کو کربلا کہتے ہیں
 نہ پایا یہ جگہ ہر سچ اور ہلاکی پر جسے اترے سب لوگ اور اتار رکھے پوجھ
 اور اتر آئے سچ اپنے لشکر رو برو امام حسینؑ علیہ السلام کے زمین
 کربلا پر خط لکھ بھیجا ابن زید نے ایک خط امام حسینؑ علیہ السلام کو
 کہ بیعت کرے زید کی کتاب پر جب خط پہونچا امام حسینؑ علیہ السلام کے پاس

کہ بیعت کرے زید کی کتاب پر جب خط پہونچا امام حسینؑ علیہ السلام کے پاس
 کہ بیعت کرے زید کی کتاب پر جب خط پہونچا امام حسینؑ علیہ السلام کے پاس
 کہ بیعت کرے زید کی کتاب پر جب خط پہونچا امام حسینؑ علیہ السلام کے پاس
 کہ بیعت کرے زید کی کتاب پر جب خط پہونچا امام حسینؑ علیہ السلام کے پاس

وَبَايَعُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ أَنَّ الْقَوْمَ مُفَارِقُونَ
 اور بیعت کی گئی۔ پھر جب یہ نام کو یقین ہوا کہ لوگ اب اسے اس کے
 امر حکایت کیا۔ فاحترقوا حفرة شبيهة بالغار وقول العسكر
 حکم دیا اپنے یاروں کو لا آتھوں نے گھوڑا مشتعل رکھا۔
 وجعلوا المواجهة واحدة يكون القتال سهواً وذكراً
 اور اسکا صرف ایک دواڑہ رکھا۔ کہ اس سے ٹکرا کر زمین پر گرتے۔ اور سواروں کو
 ابوسعید واحد قوا بالحسين ونزحوا وقتلوا اعدائهم
 ابن سعد کا اور سرفہ کیا کہ امام حسین علیہ السلام کے اور آتھوں نے گھوڑے کو آگ لگا کر دیا
 يقتل من اهل الحسين عليه السلام واصحابه واجد بعد
 قتل اور شہید ہونے کے۔ امام حسین علیہ السلام کے گھوڑے والے اور سوار بھی ایک دوسرے کے بعد
 واحد الى ان قتل منهم ما ينيف على خمسين رجلاً فعند
 یہاں تک کہ شہید ہو گئے انہیں زیادہ چھاس آدمیوں سے کم نہ ہو۔
 ذلك صاح الحسين عليه السلام اما من مغيبه فبينا
 چلا آئے امام حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریاد رس بھی ہو کہ اللہ کے راستے
 لوجه الله اما من خاب يدب عن حرم رسول الله صلى الله
 ہماری فریاد کو پہونچے کوئی ہو بھلائے والا کہ بچاؤ سے۔ حرم رسول اللہ صلی اللہ
 عليه وسلم فاذا بالحر بن يزيد الرياحي لذي تقدم ذكره
 علیہ وسلم کو۔ فکے سو یہ لشکر کا کھن کر بن یزید بن زکریا جی جکا ذکر آگے ہو چکا
 قد اقبل على فرسه اليه وقال يا بن رسول الله ان كنت اول
 آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس پہنچے اور کہنے لگا ابو ذر بن رسول اللہ صلی اللہ
 من خرج عليك وانا الان في حزنك فمرني ان اكون
 نکلا آٹھ آپ سے لڑنے کو اور اب میں اسوقت سے آپ کے گمراہ میں آیا۔ سو مجھ کو اجازت دیجیے کہ میں

اور بیعت کی گئی۔ پھر جب یہ نام کو یقین ہوا کہ لوگ اب اسے اس کے
 امر حکایت کیا۔ فاحترقوا حفرة شبيهة بالغار وقول العسكر
 حکم دیا اپنے یاروں کو لا آتھوں نے گھوڑا مشتعل رکھا۔
 وجعلوا المواجهة واحدة يكون القتال سهواً وذكراً
 اور اسکا صرف ایک دواڑہ رکھا۔ کہ اس سے ٹکرا کر زمین پر گرتے۔ اور سواروں کو
 ابوسعید واحد قوا بالحسين ونزحوا وقتلوا اعدائهم
 ابن سعد کا اور سرفہ کیا کہ امام حسین علیہ السلام کے اور آتھوں نے گھوڑے کو آگ لگا کر دیا
 يقتل من اهل الحسين عليه السلام واصحابه واجد بعد
 قتل اور شہید ہونے کے۔ امام حسین علیہ السلام کے گھوڑے والے اور سوار بھی ایک دوسرے کے بعد
 واحد الى ان قتل منهم ما ينيف على خمسين رجلاً فعند
 یہاں تک کہ شہید ہو گئے انہیں زیادہ چھاس آدمیوں سے کم نہ ہو۔
 ذلك صاح الحسين عليه السلام اما من مغيبه فبينا
 چلا آئے امام حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریاد رس بھی ہو کہ اللہ کے راستے
 لوجه الله اما من خاب يدب عن حرم رسول الله صلى الله
 ہماری فریاد کو پہونچے کوئی ہو بھلائے والا کہ بچاؤ سے۔ حرم رسول اللہ صلی اللہ
 عليه وسلم فاذا بالحر بن يزيد الرياحي لذي تقدم ذكره
 علیہ وسلم کو۔ فکے سو یہ لشکر کا کھن کر بن یزید بن زکریا جی جکا ذکر آگے ہو چکا
 قد اقبل على فرسه اليه وقال يا بن رسول الله ان كنت اول
 آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس پہنچے اور کہنے لگا ابو ذر بن رسول اللہ صلی اللہ
 من خرج عليك وانا الان في حزنك فمرني ان اكون
 نکلا آٹھ آپ سے لڑنے کو اور اب میں اسوقت سے آپ کے گمراہ میں آیا۔ سو مجھ کو اجازت دیجیے کہ میں

اور بیعت کی گئی۔ پھر جب یہ نام کو یقین ہوا کہ لوگ اب اسے اس کے
 امر حکایت کیا۔ فاحترقوا حفرة شبيهة بالغار وقول العسكر
 حکم دیا اپنے یاروں کو لا آتھوں نے گھوڑا مشتعل رکھا۔
 وجعلوا المواجهة واحدة يكون القتال سهواً وذكراً
 اور اسکا صرف ایک دواڑہ رکھا۔ کہ اس سے ٹکرا کر زمین پر گرتے۔ اور سواروں کو
 ابوسعید واحد قوا بالحسين ونزحوا وقتلوا اعدائهم
 ابن سعد کا اور سرفہ کیا کہ امام حسین علیہ السلام کے اور آتھوں نے گھوڑے کو آگ لگا کر دیا
 يقتل من اهل الحسين عليه السلام واصحابه واجد بعد
 قتل اور شہید ہونے کے۔ امام حسین علیہ السلام کے گھوڑے والے اور سوار بھی ایک دوسرے کے بعد
 واحد الى ان قتل منهم ما ينيف على خمسين رجلاً فعند
 یہاں تک کہ شہید ہو گئے انہیں زیادہ چھاس آدمیوں سے کم نہ ہو۔
 ذلك صاح الحسين عليه السلام اما من مغيبه فبينا
 چلا آئے امام حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریاد رس بھی ہو کہ اللہ کے راستے
 لوجه الله اما من خاب يدب عن حرم رسول الله صلى الله
 ہماری فریاد کو پہونچے کوئی ہو بھلائے والا کہ بچاؤ سے۔ حرم رسول اللہ صلی اللہ
 عليه وسلم فاذا بالحر بن يزيد الرياحي لذي تقدم ذكره
 علیہ وسلم کو۔ فکے سو یہ لشکر کا کھن کر بن یزید بن زکریا جی جکا ذکر آگے ہو چکا
 قد اقبل على فرسه اليه وقال يا بن رسول الله ان كنت اول
 آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس پہنچے اور کہنے لگا ابو ذر بن رسول اللہ صلی اللہ
 من خرج عليك وانا الان في حزنك فمرني ان اكون
 نکلا آٹھ آپ سے لڑنے کو اور اب میں اسوقت سے آپ کے گمراہ میں آیا۔ سو مجھ کو اجازت دیجیے کہ میں

مَقُولًا فِي نَصْرِكَ لَعَلَّ أَنْتَ شَفَاعَةُ جَدِّكَ غَدَا تَرَكْتُ
 مارا جان آپ کی مدد میں شاید اس جان نثار ہی سے بخاریے نا انکی شفاعت قیامت میں مجھ کو نصیب ہو یہ کہہ کر چل گیا
 عَلَى عَسْكَرِ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ لَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُهُمْ حَتَّى قُتِلَ وَقُتِلَ
 لڑا عسکریں سعد پر پھر خوب لڑتا رہا اس گروہ بیدین سے یہاں تک کہ وہ آپ شہید ہوا
 مَعَهُ أَخُوهُ وَابْنُهُ وَمَوْلَاهُ أَيْضًا فَالْتَمَعَ الْقَتَالُ حَتَّى قُتِلَ اصْحَابُ
 انکے ساتھ انکا بھائی اور بیٹا اور غلام سب شہید ہوئے پھر خوب لڑائی ہوئی یہاں تک کہ مارے گئے ہر آدمی
 الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَسْرِهِمْ وَوَلَدَهُ وَخَوْتَهُ وَبَنُو عَمِّهِ
 امام حسین علیہ السلام کے سب اور انکے صاحبزادے اور بھائی اور چچے کے بھائی اور
 بَقِيَ وَحْدَهُ فَبَارَزَ بِنَفْسِهِ وَسَيْفِهِ مُصَلَّتٍ فِي يَدَيْهِ لَمْ يَزَلْ
 آپ تنہا رہے پھر خود مقابلہ کرتے اور تلوار آپ کے ہاتھ میں تھی پھر خوب
 يُقَاتِلُ وَيُقَاتِلُ مِنْ بَرٍّ إِلَيْكَ حَقُّ قَتْلِ مَنْهُمْ الْكَثْرُ فَالْتَحِزَّ
 لڑتے رہے اور جو صف سے نکلتا تھا انکو آپ مار دیتے یہاں تک کہ انہیں سے صرف لوگوں کو بچ کر رہ گیا
 إِلَيْهِ أَحَاتُ وَالسَّهَامُ تَأْتِيهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَأَقْبَلَ الشِّمْرُ
 زخموں نے اور تیر برسنے لگے ماروں نے ہر طرف سے اور سامنے آیا شمر
 ذُو الْكُوفَةِ السَّكُونِي فِي كَيْسِيَّةٍ فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَحْلِهِ
 ذوالکوفہ سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو مارا گیا ہو گیا نہ پہلے امام کو نہ پہلے
 وَحَرَمَهُ فَصَاحَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَجْمَعُ يَا شَيْعَةَ
 اہل بیت کے چہرے انکار سے امام حسین علیہ السلام کو خرابی ہو گئی اسی گروہ
 الشَّيْطَانُ أَنَا الَّذِي أَقَاتِلُكُمْ فَأَلْكُمْ تَتَعَرَّضُونَ لِلْحَرَمِ
 شیطان کے ہیں تم سے لڑا ہوں تم کو مار دوں گا تم لوگوں سے کیا کام
 فَإِنَّ النِّسَاءَ لَمْ يَقَاتِلَتْكُمْ فَقَالَ الشِّمْرُ لَا ضَرْبَ لَكُمْ كَفُّوا عَنِ النَّسَاءِ
 بی بیان تو کہتے ہیں لڑتین قاتل بہ ستمگرے اپنے لوگوں سے کہا نہ جاؤ عورتوں کی طرف

یہ سب کون بالغ نام قید
 ازین ۱۲ ص ۱۸۱
 ۱۲
 یہ سب کون بالغ نام قید
 ازین ۱۲ ص ۱۸۱
 ۱۲

وَأَقْبَدُوا الرَّجُلَ فِي نَفْسِهِ فَمَالُوا بِالسَّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتَّى
اور اسی شخص کو سو وہ ظالم پھر پڑے امام پر تیرا اور نیزے کیلئے بیان تلک کہ
 سَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ شَهِيدًا وَجَزَّ رَأْسُهُ نَصْرَبْنِ خَرَشَةً
کہ پڑے آنحضرت زمین پر شہید ہو کر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصربن خورشہ
 فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى قَطْعِ رَأْسِهِ فَزَلَّ خُوَلِيٌّ بَنُ يَزِيدٍ فَقَطَعَ
سو نہ کاٹ سکا تب او تراخولی بن یزید کو اس نے کاٹا
 رَأْسَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ الشَّيْخُ لِأَصْحَابِهِ وَيَكُمُ مَا تَنْتَظِرُونَ
اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا شیخ ملعون نے اپنے ساتھیوں کو کہ تم کو کچھ تو ایسا راہ دیکھتے ہو
 بِالرَّجُلِ وَقَدْ اتَّخَذْتَهُ أَحَاثُ فَنَوَلَتْ عَلَيْهِ السَّهَامَ وَ
اب کو چور کر گیا ہے اس شخص کو دشمنوں نے پھر یہ سنتے ہی تار نہہ کیا امام حسین علیہ السلام پر تیرا اور
 الرِّمَاحَ حَتَّى وَصَلَ سَهْمٌ شَقِيًّا مِنَ الْأَشْفِيَاءِ إِلَى حَنَكِهِ
نیزوں کا بیان تلک کہ بارہو گیا ایک ظالم کا کلر تاں وہ مبارک سے
 فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلَى وَجْهِهِ فَأَدْرَكَهُ سَيْفَانُ
پھر گریں سے آنحضرت گھڑے سے اور اسی حال میں تلوار ماری شمر نے اس کے سر پر مبارک پر پھر ایسی شان
 بَنُ النَّسْرِ الْخَنَعُ فُطِعْنَهُ بِرُمْحٍ وَنَزَلَ خُوَلِيٌّ بَنُ يَزِيدٍ
ابن النسر جس نے نیزہ مارا تھا اور اشراخولی بن یزید
 لِيَقْطَعَ رَأْسَهُ فَأَرْتَعَدَتْ يَدَاهُ فَزَلَّ أَخُوهُ شَيْبَلُ بْنُ يَزِيدٍ
سر کاٹنے کو سوسکا نیچے لے آئے پھر اشراخولی بھائی شیبیل بن یزید
 فَقَطَعَ رَأْسَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى أَخِيهِ خُوَلِيٍّ ثُمَّ دَخَلُوا عَلَى الْحَرَمِ
اچھے کا کا سر مبارک کو اور حولے کیا اپنے بھائی خولی کو بعد اس کے کہ اس نے اہل بیت کے گھر میں
 وَأَسْرُوا اثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَكَانَ مِنَ النِّسَاءِ
اور قید کر لیے بارہ لڑکے بنی ہاشم سے اور جنہی بی بیان حسین

ف
 پھر اگرچہ بیانیہ
 بن خورشہ نے سر
 مبارک کے کاٹنے کا
 ارادہ کیا مگر صحیح
 عانتیہ پر کہ یہ
 شقاوت رذل
 میں خولی بن یزید
 کی نقد پر میں
 کہی نہیں آتی
 سادہ ہوئی
 حنفیہ و
 اگرچہ امام حسین
 کے قتل میں بہت
 سے ملعون شریک ہے
 لیکن پیروارِ روح مبارک
 کا شمر کی تلوار اور
 شان بن النسر کا
 نیزہ لگانے کا
 واقعہ اس حدیث
 بدولت قاتلِ شہر
 ابن ۱۲ غزوہ
 پھر زوال ۱۲ غزوہ

سلام علیہ

[illegible]

وَأَمْرٌ عَنِ سَعْدٍ وَشَمْسٍ نَفَرَا فَرَكِبُوا خَيْلَهُمْ وَأَطْلَعُوا الْخُسَيْرَ

اور حکم کیا عمر بن سعد اور سید ذی النجوشین نے لوگوں کو سو گھڑوں پر چڑھ کے ان سفیدالوجہ و غلام لاشراکین

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَرْسَلُوا الرُّؤُسَ الْمَكْرَمَةَ كَبْشِيئِينَ

عدیہ السلام کو فٹ اور بھیجا سر مبارک فٹ بشیر ابن

مَالِكُ وَخُوَلَيُّ بْنُ يَزِيدَ إِلَى ابْنِ زَيْدٍ وَاسْتَشْهِدَ مَعَهُ
مَالِكٌ أَوْ خُوَلَيُّ بْنُ يَزِيدَ كَمَا سَمِعْتُ ابْنَ زَيْدٍ وَأَسْفَلَ

الحمد لله الذي جعل من أهل بيته العباس وعثمان
 الخصال من عباد الله الصالحين

وَحُشْرٌ وَعِندَ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْقَاسِمُ
اور محمد اور عبد اللہ اور جعفر اور جعفر بن ابی طالب کے اور قاسم

وَعَبْدُ اللَّهِ وَعَمْرٌ وَأَبُو بَكْرٍ بَيْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَتْلِ مَعَهُ

اِنَّا هُمُ الْحَقُّ لَا رَيْفَ فَاِنَّهُ قَاتِلٌ بَيْنَ يَدَيِ اَبِيهِ حَتَّى تَسْتَلِ

شہید ابو عبد اللہ قتل صغیر ابکر بلا عجزاء ہستم شفی

وَهُوَ فِي حِجَابٍ بِهِ فُتِّلَهُ وَقُتِلَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ وَعَوْنُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ

ابن جعفر وعبد الله وعبد الرحمن وجعفر بنو عقیل بن

ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم وکانت شہادتہ یوم
ابن طالب کے فرائض راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے اور امام شہید ہوئے دستین تاریخ

[illegible][illegible]

طغیان و ایک بڑا
کونسل کے پاس

نام کربلا مشهور
۱۲۶۹

ف

ایک نیا

مفتی محمد رفیع

کی یہی ہے

مختار وف

ليخى عبيد الله

۲۶

بن محمد بن عبد الله

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰

نقل حسین

علیہ السلام

۱۰۰

سیدنا کا کہنا

میں نے اپنے

10

10

پیشانی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ رَجُلٍ بَعَثَ تَائِبًا لِحُسَيْنٍ بِعَقْلِ

نسا امد علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو خبر دی جبریلؑ نے کہ میرا بیٹا حسینؑ مارا جائیگا

بَعْدِي بِأَرْضِ لُطْفٍ وَجَاءَنِي بِهَذِهِ التَّرْبَةِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهَا

طف مین **قل** اور میرے پاس یہ مٹی لائے جبریل اور مجھے کہا کہ یہی اُنکے

مَصْبُوحَةٌ وَمِنْهُ مَا خَرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ

۲ اور انہیں وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابو داؤد نے اور حاکم نے ام مفضل

بَيْنَ الْحَارِثِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي

علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے

جَبْرِئِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَيَقْتُلُنِي هَذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ

جبرئیل علیہ السلام پھر مجھے خبر دی کہ میری امت فریب ہے کہ قتل کرے میرے اس شیخ کو لے امام حسین علیہ السلام

وَابِلَىٰ بِرَبِّهِنَّ مِنْ رِبِّهِمْ خُفْرًا وَاحِرْجَ آحْمَدَانَ الَّتِي صَلَّى اللَّهُ
 اُور مجھے دی گھوڑی مٹی شہزادہ کی زمین کی **ف** اور روایت کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا: رسول خدا صلی آ

عَلَيْكُمْ وَالْوَاسِعَةُ قَالَتْ لَقَدْ دَخَلْتُ عَلَى الْبَيْتِ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ

علیہ والہ وسلم کا کہ بیشک میرے گھر میں آیا ایک فرشتہ کہ تم بھی میرے پاس نہ آیا تھا

اگر یہ پہلے سوکھا مجھ سے کہ آپ کا یہ بیٹا کتنے حسین علیہ السلام مانا جا بیگا اور آپ

سَنَسْتَأْتِيكَ مِنْ تَرْبَةِ الْأَرْضِ لَنَيُقْتِلَ بِهَا فَخَرَجَ تَرْبَةً

چاہیے تو دکھاؤں آپ کو اس زمین کی مٹی جہاں یہ ماما جانیگا بھرنگالی کھوڑ مٹی

حمراء واخرج البغوي في صحيحه من حديث السري عن النبي صلى الله عليه وآله
 صحيح اور روايت في امام محي السنة لبغوي في صحيحه من حديث حضرت انس رضي الله عنه

عَنْهُ قَالَ سَتَأْتِيَنَّكَ الْمَهْرَبَةُ أَنْ يَزُورَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عنه کی حدیثوں میں کہ کما الشیخ اذن مالکاً یمنعہ کے مومل فرشتے نے اپنے پروردگار سے اس بات کا کہہ بارت کرنے سے انکار کیا۔

عزیز

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاذِنَ لَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عليہ وآلہ وسلم کو سوا سکو اجازت ہوئی اور اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ

حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں تھے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلمہؓ دروازے سے خبردار رہو

لَا يَدْخُلُ حَدٌّ فَبَيْنَاهُمَا عَلَى الْبَابِ لَدْخُلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ

کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثناء میں کہ دروازے پر نگہبان تھیں یکایک اگر ام حسین علیہ

السَّلَامُ فَأَقْبَحَ فَوَيْتَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

السلام پر زور افکار چلے گئے پھر کودنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَكْمُهُ

وسلم پر سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹکوا کودنے لگے

وَيَقْبِلُهُ فَقَالَ لَهُ لَكَ لِحْجَةٌ قَالَ نَمَّ قَالَ إِنَّ أَمَّتِكَ سَيَقْتُلُهُ

چوتھے نے تپ کہا آنحضرت سے فرشتے نے آپ اٹکوا پیار لے میں فرمایا یا بن فرشتے نے کہا ابلیس امت عقیقہ کا ہڈی

وَأَنْ شِئْتَ أَرِيكَ الْكَانَ الَّذِي يَقْتُلُ بِهِ قَارِئُ أَفْجَاعِهِ سَهْلَةً

اور آپ چاہیں تو اٹکوا وہ مکان دکھا دوں جہاں یہ مارے جائیگے سوا اٹکوا لائے دکھائی در درسی بابو

أَوْ تَرَاهُ جَحْرًا فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا قَالَ نَابِتٌ

یا نبیؐ سچ بچہ اس بابو کو حضرت ام سلمہؓ نے اپنے کپڑے میں لے لیا ثابت لے کہا ہم

كُنَّا نَقُولُ إِنَّهَا كَرِبْلَاءٌ وَاجْرَجَهُ إِذَا نَوَّحَ جَاءَتْ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَايَةٍ

کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کر بلا ہو اور اسیلو روایت کیا ہے ابو حاتم نے اپنے صحیح میں اور امام

ابْنُ أَحْمَدَ فِي زِيَادَةِ الْمُسْنَدِ قَالَ ثُمَّ نَوَّحْتُ لِي قَامِي بِنَا جَحْرًا

احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند میں یوں روایت کی کہ فرمایا رسول خداؐ نے پھر مجھے ایک نئی دی سننے اور دیکھ

الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أُمِّ الْقُضَيْلِ بَيْتِ الْحَاكِمِ قَالَتْ فَخَلَّتْ عَلَى

حاکم اور بیهقی نے ام الفضل بیٹی حاکم سے کہ میں گئی پاس

فصل سلسلہ سائنس
بین کتور درسی بابو
عقبات
شکل و راوی کو کہ از در
علا سبکی عقل کی یا تو از عقل
۱۲ شخص کی شہادت میں

ان حدیثین خاصہ بکری کی
 فایضہ اور کام میں
 مشغول ہو گئی پھر جویری
 نظر پڑی تو کیا دیکھون
 ۲۸۰۰
 اس حدیث میں اس حدیث کے
 نسخہ تین

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِالْحُسَيْنِ فَوَضَعَتْهُ
 جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن حسین علیہ السلام کو لپکے سو رکھ دیا بیچ
 فِي حُجْرَةٍ ثُمَّ حَانَتْ مِنْهَا لِقَاءَ فَازَ أَعْيَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 حسین کو حضرت کی گود میں پھر جوین دیکھون **ف** تو رسول خدا صلی اللہ
 عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ تَهْنِئَةً مِنْ الدَّمْعِ فَقَالَ إِنِّي جَبْرِئِيلُ فَخَبَّرَنِي
 علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو پڑتے ہیں مجھے فرمایا حضرت نے کہ تم کو جبرئیل نے خبر دی ہے
 أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ ابْنِي هَذَا وَأَنَا بِيَدِ تَرْكِيَةٍ مِنْ تَرْكِيَةِ حِمْرَاءَ وَأَخْرَجَ
 کہ میری امت شہید کرے گی اس میرے بیٹے کو اور وہی ہے تم کو جبرئیل نے اس کے قتل کی مٹی سنو اور روایت کی اس
 ابْنُ رَاهُوِيَّةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَزَّامُ سَمِعَهُ أَيْضًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
 عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ خَاسِرٌ فِي بَيْتِهِ
 علیہ وآلہ وسلم اگڑے تھے سوئے تھے ایک دن کو جاگ پڑے اور آپ علیین تھے اور ایک باغ میں
 تَرْبَةِ حِمْرَاءَ يَقْلِبُهَا قَلْبًا فَاهْذَى لِتَرْبَةِ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ اخْبَرْنِي
 نسخہ مٹی تھی کہ اسکو اٹھتے لیٹتے تھے میں نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جبردی مٹھکو
 جَبْرِئِيلُ أَنَّ هَذَا أَيْضًا لِحُسَيْنٍ يَقْتُلُ بِأَرْضِ عِرَاقٍ وَهَذِهِ رَتْبَتَا
 جبرئیل نے کہ حسین مڑا جائیگا عراق کی زمین پر اور یہ مٹی دین کی ہے
 وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَيَّاذَنَ مَلِكًا لِمَطْرَبَةِ
 اور روایت کی بیہقی اور نعیم نے انس سے کہ کہا اجازت مانگی فرشتہ میں کہ برسا لے جائے
 أَنْ يَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ فَاذِنَ لَهُ فَدَخَلَ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہ اسکو اجازت ہوئی پھر آئے
 الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقَعُ عَلَى مَنْكِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ
 حسین علیہ السلام کو بھونکنے لے مٹھنے پر بھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ن

قَالَ الْمَلِكُ لَحْمَهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ

سولو چھا اس فرشتے نے کہ آپ اس لڑکے کو پیار کر لیں میں فرمایا حضرت علیہ السلام نے ہاں اسے کہا

فَأَزَامَتِكَ تَقْتُلُهُ وَإِنْ شِئْتَ رَأَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِي يَقْتُلُ فِيهِ

آپ کی امت اسکو قتل کرے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دکھا دوں مکان جہاں یہ مارا جائیگا

فَضْرَبَ بِيَدِهِ فَأَرَاهُ نَرَابًا أَحْمَرًا فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَضَرَّتْهُ

پھر اسنے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سے دھلائی پھر لے لیا مٹی کو حضرت ام سلمہ نے پھر اپنے کپڑے میں لپی

فِي ثَوْبِهَا فَكُنَّا نَسْمَعُ أَنَّهُ يَقْتُلُ بِكَرْبَلَاءَ وَآخِرُ مَا نَعْمُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

باندہ رکھی اسنے نے کہا ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہوئے کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے کہ حضرت ام سلمہ نے

قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ وَالْحُسَيْنُ يُلْعَبَانِ فِي بَيْتِي فَتَزَلُّ جَبْرَائِيلُ فَقَالَ

کہا کہ حسین اور حسین میرے کمر میں کھینچتے تھے پھر اترے جبریل علیہ السلام سو کہنے لے

يَا مُحَمَّدُ إِزَامَتِكَ تَقْتُلُ ابْنَكَ هَذَا مِنْ بَعْدِكَ وَأَوْحَى إِلَيْكَ الْحُسَيْنُ

یا محمد علیہ السلام اہل امت شہید کریں اس بچے کو اپنے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کے

وَأَنَّهُ بِتَرْبِيَةٍ فَشَمَّهَا ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ بَلَاءٌ وَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ

اور دی آپکو بخورنی مٹی سو حضرت نے اسکو سونگھا پھر فرمایا اسے میں بولاتی رہی اور بلالی اور فرمایا اسے ام سلمہ

إِذَا حَوَّلَتْ هَذِهِ التَّرْبَةَ دُمًّا فَأَعْلَىٰ أَنْ ابْنُكَ قَدْ قَتَلَ فَجَعَلَهَا فِي

جب ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہو ا پھر میں نے اس مٹی کو

قَارُودَةٍ وَآخِرُ رَجُلٍ ابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ

شہیدے میں بند کربلا میں اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسن کے بولے محوے کہا انھوں نے ہم سے ساتھ

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ كَرْبَلَاءَ فَنَظَرُ إِلَى الشَّيْءِ الَّذِي الْجَوْشَرُ فَقَالَ صَدَقَ

امام حسین کے کربلا کی دو ٹھون پر ف پھر دیکھا امام نے شہر دی الجوشن کو سو فرمایا سہاوی

اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَاذِبٌ لَمْ يَلِدْ

اللہ اور اسکا رسول فرمایا جناب پیر خدا علیہ السلام نے کہ گویا میں دلچینا ہوں

اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَاذِبٌ لَمْ يَلِدْ

اللہ اور اسکا رسول فرمایا جناب پیر خدا علیہ السلام نے کہ گویا میں دلچینا ہوں

اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَاذِبٌ لَمْ يَلِدْ

اللہ اور اسکا رسول فرمایا جناب پیر خدا علیہ السلام نے کہ گویا میں دلچینا ہوں

اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَاذِبٌ لَمْ يَلِدْ

اللہ اور اسکا رسول فرمایا جناب پیر خدا علیہ السلام نے کہ گویا میں دلچینا ہوں

اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَاذِبٌ لَمْ يَلِدْ

اللہ اور اسکا رسول فرمایا جناب پیر خدا علیہ السلام نے کہ گویا میں دلچینا ہوں

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس لڑکے کو پیار کر لیا میں فرمایا حضرت علیہ السلام نے ہاں اسے کہا

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس لڑکے کو پیار کر لیا میں فرمایا حضرت علیہ السلام نے ہاں اسے کہا

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس لڑکے کو پیار کر لیا میں فرمایا حضرت علیہ السلام نے ہاں اسے کہا

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس لڑکے کو پیار کر لیا میں فرمایا حضرت علیہ السلام نے ہاں اسے کہا

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس لڑکے کو پیار کر لیا میں فرمایا حضرت علیہ السلام نے ہاں اسے کہا

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس لڑکے کو پیار کر لیا میں فرمایا حضرت علیہ السلام نے ہاں اسے کہا

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس لڑکے کو پیار کر لیا میں فرمایا حضرت علیہ السلام نے ہاں اسے کہا

ابن ابی ہاشم کا قصہ
اسماعیل علیہ السلام
نے اس کو کفر
تعمیر کی
الشیخ الحدیث
فتاویٰ
حسین علیہ السلام
۱۲ مہینہ میں جمع
اللہ تعالیٰ
فی فائدہ
الرحمۃ
احادیث
بہ
مسند الشہداء
میں

كُلُّ اَقْبَعِ يَلْعَنُ فِي اَهْلِ بَيْتِهِ وَكَانَ شَمْرًا رِجْسًا وَآخِرُ ابْنِ السَّكَنِ
 کہ ایک کتاب الباقی تھے ڈالتا ہے میرے اہل بیت کے خون میں اور تھا شمر ذی الجوشن کو بھی قتل اور روایت کی ابن عباس
 وَابْغَوْنِي فِي الصَّحَابَةِ وَأَبُو نَعِيمٍ مِنْ طَرِيقٍ سَحِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
 اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے
 الْحَارِثُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 حارث نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے
 إِنَّ ابْنِي هَذَا يُقْتَلُ بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ مِنْ يَشْهَدُ ذَلِكَ
 کہ یہ بیٹا میرا قتل ہمارا جائیگا اس زمین میں جس کا نام کر بلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے ہو جو
 مِنْكُمْ فَلْيَنْصُرْهُ فَخَرَجَ أَنَسُ بْنُ الْحَارِثِ إِلَى كَرْبَلَاءَ فَقَتَلَ هَامَةَ الْحُسَيْنِ
 اس کی مدد گاری کیسے سو گئے انہیں بن حارث کر بلا کو اور شہید ہوئے امام حسین کے ساتھ قتل
 وَآخِرُ الْبَيْتِ هُوَ شَعْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ خُذْلُ
 اور روایت کی بھی ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حسین علیہ السلام اٹلے پاس
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جَبْرِئِيلُ فِي مَشْرَبَةٍ
 بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے پاس جبریل تھے حضرت
 عَائِشَةُ فَقَالَ لَهُ جَبْرِئِيلُ سَقَيْتَهُ أُمَّتَكَ وَأَزْنَيْتَ خَيْرَتَكَ
 عائشہ کے بلاناٹے پر سو گھا جبریل نے فرمایا سید کریم کی سکو اکی امت اور اچھین تو میں بناؤں اکیلو
 بِالْأَرْضِ لَتَيُقْتَلَنَّ فِيهَا وَأَسَارَ جَبْرِئِيلُ سَيِّدًا إِلَى لُطْفٍ بِالْعِرَاقِ
 وہ زمین جس میں یہ شہید ہوگا اور جبریل لے جائے گا وہ اشارہ کیا طرف چیل میدان عراق کے
 فَأَخَذَتْ رُبَّةً حَمْرًا فَأَرَاَهَا يَا هَا وَآخِرُهَا مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ عَنِ
 پھر لکھو وہاں کی سخی سج دھلائی حضرت کو احمد بن حنبل نے
 ابُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْصُولًا وَآخِرُ الْبَيْتِ هُوَ شَعْبَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ خُذْلُ
 ابی سلمہ سے احسن نے عائشہ سے موصول بھی روایت کی عرف اور روایت کی بھی ہے شعیب سے کہ عائشہ کے عہد

ابن ابی ہاشم کا قصہ
اسماعیل علیہ السلام
نے اس کو کفر
تعمیر کی
الشیخ الحدیث
فتاویٰ
حسین علیہ السلام
۱۲ مہینہ میں جمع
اللہ تعالیٰ
فی فائدہ
الرحمۃ
احادیث
بہ
مسند الشہداء
میں

ابن ابی ہاشم کا قصہ
اسماعیل علیہ السلام
نے اس کو کفر
تعمیر کی
الشیخ الحدیث
فتاویٰ
حسین علیہ السلام
۱۲ مہینہ میں جمع
اللہ تعالیٰ
فی فائدہ
الرحمۃ
احادیث
بہ
مسند الشہداء
میں

[illegible]

علی بن ابی طالب (ع) کی شہادت کا بیان ہے کہ اس وقت تک کہ آپ (ع) نے دنیا سے رخصت ہو کر جنت میں داخل ہوئے۔
 آپ (ع) کی شہادت کا بیان ہے کہ اس وقت تک کہ آپ (ع) نے دنیا سے رخصت ہو کر جنت میں داخل ہوئے۔
 آپ (ع) کی شہادت کا بیان ہے کہ اس وقت تک کہ آپ (ع) نے دنیا سے رخصت ہو کر جنت میں داخل ہوئے۔

عَنْ جَبَلِ بَرْمَةَ قَالَ صَابُوا إِلَيَّ فَعَسَىٰ لَكُمْ حَسَنٌ بَعْدَ قَتْلِ خَدِيجٍ
 وَخَدِيجٌ هَافِضٌ مِثْلُ الْعَلَقِ فَاسْتَطَاعُوا أَنْ لَيْسَ غَوْلُهُمْ نَسِيْدًا
 وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سَفِيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ
 لَقَدْ رَأَيْتُ لَوْرِيْنَ عَادِمًا أَوْ لَقَدْ رَأَيْتُ اللَّحْمَ كَانَ فِيهِ النَّارُ
 حِينَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
 جَدِّي قَالَ كُنْتُ لِيَامَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ جَارِيَةً مُشَابِهَةً مَكَانَتِ السَّمَاءِ
 أَمَّا بَيْكَلُهُ وَأَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
 شَهِدَ رَجُلَانِ قَتْلَ الْحُسَيْنِ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَطَالَ ذِكْرُهُ بِحَقِّكَ
 بَلْفَه وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَيْسَتْ قَبْلُ الرَّأْيَةِ بَعْدَهُ حَتَّىٰ قُتِلَ عَلَىٰ زَهْرٍ
 فَأَبْرَأَ رَوَى وَأَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ جَبْرِ ثَابِتٍ قَالَ تَوَعَّثَ لِحُجَّةِ
 تَلَوَّحَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَهِيَ تَقُولُ تَعْرِضُ النَّاسَ حَبِيْبَةً فَلَهُ
 رَوَى عَنْ حُسَيْنٍ بِرَبِّهِ

علی بن ابی طالب (ع) کی شہادت کا بیان ہے کہ اس وقت تک کہ آپ (ع) نے دنیا سے رخصت ہو کر جنت میں داخل ہوئے۔
 آپ (ع) کی شہادت کا بیان ہے کہ اس وقت تک کہ آپ (ع) نے دنیا سے رخصت ہو کر جنت میں داخل ہوئے۔
 آپ (ع) کی شہادت کا بیان ہے کہ اس وقت تک کہ آپ (ع) نے دنیا سے رخصت ہو کر جنت میں داخل ہوئے۔

اس حدیث کا ترجمہ ہے کہ جب علی بن ابی طالب (ع) کی شہادت کا بیان کیا گیا تو آپ (ع) کی شہادت کا بیان ہے کہ اس وقت تک کہ آپ (ع) نے دنیا سے رخصت ہو کر جنت میں داخل ہوئے۔

اس حدیث کا ترجمہ ہے کہ جب علی بن ابی طالب (ع) کی شہادت کا بیان کیا گیا تو آپ (ع) کی شہادت کا بیان ہے کہ اس وقت تک کہ آپ (ع) نے دنیا سے رخصت ہو کر جنت میں داخل ہوئے۔

بَرَقَ فِي الْخُدُودِ أَبَوَاهُ فِي عُلْيَا قَرْنَيْهِ وَحَدُّهُ خَيْرُ الْجَدُودِ

جب گیارہ اسطرح سے پڑے اسکے مان باپ تھے فریق کی گمان نہ اسکا تا نا جان سے بہتر

وَأَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ مِنْ طَرَفِ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ فَاسْتَمِعْتُ

اور روایت کی ابو نعیم نے طرف حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہ نے کہا میں نے نہیں سنا

نُوحَ الْجَنَّةِ مِنْ قَبْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِسْلَامَ وَمَا أَرَادَ

رونا جنوں کا حب سے اشتغال ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج ہی رات تو میں نے سنا

ابْنَاهُ لَقَدْ قُتِلَ نَعْنَى الْحُسَيْنِ فَقَالَتْ لِمَا رَيْتَهَا أَخْرَجَتْ فَاسْتَمِعْتُ

کہ میرا بیٹا شہید ہوا پھر کہ حضرت ام سلمہ نے اپنی لونڈی سے تو کہہ دیا کہ تم نے سنا ہے کہ

فَاخْبِرْتِ أَنَّهُ قَدْ قُتِلَ وَإِذَا الْحَنَّةُ تَنُوحُ شَعْرًا يَا عَيْنُ فَاثْبُتِي

پھر معلوم ہوا کہ حسین شہید ہوئے اور جن سے کہہ کر روئے گئے شعر ہوئے جتنا روئے تو اسے

يُجَاهِدُ بَنُو مُزَيْنَةَ عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي شَعْرًا رَهْطٌ تَقُودُ هُمُ

جہاد میں بنو مزینہ کے علی الشہداء بعدی شاعر رہے تھے جو کہ

الْمَنَّا يَا بَالِي مُجَابِرِي مَلِكِ عَهْدِي وَأَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ مَرْثِيَةٍ

ہوئی کہ اے بے رت اے ان مسزینہ دن کو کہہ اور روایت کی ابو نعیم نے مرثیہ

أَبْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَتِي عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْجَنَّةَ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ

بن جابر نے حضرت ام سے کہنے اپنی مان سے کہ میں نے سنا ہے کہ جنہوں نے خون کو کہہ دیا

وَهُمْ يَقُولُ شَعْرًا نَحْنُ حُسَيْنًا هَبْلًا بَكَانَ حُسَيْنًا جَبَلًا

اور وہ کہتے تھے شعر ہوا شہید سا کان حسین پورہ تر حسین کو مرنا اور حسین کے آخر

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكَرٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرِو قَالَ أَنَا وَاللَّهِ لَأَيْتُ لَأَسَ

اور روایت کی ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ اسے

لِحُسَيْنٍ حِينَ حُلِّ وَكَانَ يَدُ مَشَقِّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ لَأَسَ مَلِكُ

حسین علیہ السلام کو کہ لکھوئے جاتے تھے نیز سے پھر میں شعر و مشق میں تھا کہ کہہ دیا کہ

۳۵
مجلس شہادتین

خاکہ جب یزید پائید قتل امام حسینؑ اور ہشک حرمت اہل بیت نبویؐ سے فارغ ہوا تو اس غم و رے
انکی رشتہ داری اور قسوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ
منہیات شرعیہ کو اپنے عہد میں علانیہ رواج دیا اور سلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیوں کے ساتھ
واسطے تاخت و تاراج مدینہ منورہ کا بھیجا تین دن تک اس شہر طرہ کے رستے وہے قتل و لوط میں گرفتار کیا اور اسے
صحابی قریشی صاحب و جاہست اور عوام الناس اور لڑکے ملا کے دتل ہزار آدمیوں سے زیادہ شہید کیے اور کروڑوں
کو زندہ ہی کر لیا اور عورتوں کو لشکر والوں پر مباح کر دیا اور ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کا گھر لوٹ لیا اور سجدہ نبویؐ
کے ستونوں میں گھوٹے باندھے چنانچہ گھوڑوں نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور ایسے
نجس کیا اور تین دن تک مسجد شریف میں لوگ غارتہ شرف نہوئے فقط سعید بن جبیر دیوانہ کے وہاں
حاضر رہے اور کیا کیا کچھ اعمال قبیح کیے کہ اس مسجد مقدس اور شہر مطہر میں یزید والوں نے نہیں کیے زبان
قلم کی اسکی تفصیل سے عاجز ہوا ورنہ یہ کہنے کے بغیر کہ شکار کیا کہ صحن جو عظیم تر کی چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا
مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خاندان کو جلادیا اور کچھ کے دروازے کے پرستے کو لاندہ کے
تور میں جلادیا کتنے دن بیت اللہ بے لباس اور وہاں کے رہنے والے نہایت اذیتاں پہنچا دیں اور اس
میں رے باجملہ وہ بے بخت تین برس اور سات مہینے تخت حکومت پر سلطنت کر کے یہاں سے ہجرت کر گئے
سنہ چونتھ ہجری میں جب دن اس بلیہ کے حکم سے کیسے کی بستی ہوئی اسی دن شہر حجاز میں رخ نام کے
شہر دن میں سے اٹالیس برس کی عمر میں واصل جنم ہوا قاعدہ جب مختار بن ابی یوسف بنی تغلبہ
کی سلطنت میں کوفہ پر غالب ہوا پہلے اپنے خواص خاص و عزیزین سعد کے بلانے کو بھیجا ابن حد کا بیٹا
حفص نامے حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہاں ہوا تھے کہا کہ خانہ نشین ہر تخت رسدے کہ
کہ اب کیونکر حکومت رسے سے دست بردار ہو کے گھر میں بیٹھا امام حسینؑ کے قتل کے دن کیون
خانہ نشین نہختیا کی بعد اُس کے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اس کے بیٹے اور شہر کی گردن مار دی اور اس کے
سروں کو حضرت محمد بن حنفیہؓ پاس بھیجا یا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی اس کے بلایں شریک ہو کر جاتا تھا
اسکو جان پاؤ مار ڈالو یہ حکم سب کو فے والے بھرے کو بھاگے اور شکر کرتا رہا اُنکا تھا کہ بک

اشقیاء طح طح کی عقوتوں سے قتل ہوئے اور انکی لاشوں کو اسطرح گھوڑوں کے سون سے روند کر
 پڑیاں چور چور ہو کر خاک سے برابر ہوئیں یہ تاریخ والوں کو اس امر میں اختلاف ہے کہ ابن سعد و محمد بن
 ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے پہنچے سے جو حاکم کی حدیث میں ہے "سنة متفرقة حتى كان كذا كذا" امام طبرانی
 کے عرض ترخ را اور تشریز اشقی مارے جاؤنگے جو محتج ہوا آخر آخر مختار کے عقبہ سے میں نسا ایا
 اور اسکو ضبط ہوا کہ انکی طرف وحی آتی ہے اور قدرت محمد بن ابیہ بن محمد بن محمد بن اور جب
 قبضہ اسکا کرنے اور اسکا اطراف اور جوانب پر خوب ہو گیا تو اسکو داعیہ شرای کا عبد اللہ بن زبیر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبد اللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا اذہون نے بھی اپنے بھائی حسب
 بن زبیر کو جو ابصرے کے حاکم تھے اسکا مقابلہ کے واسطے مدینہ کیا دین حسب ابصری سے لڑائی کے ارادے پر
 روانہ ہوئے تو صعب بن مختار میں خوب جدال اور قتال ہوا آخر الامر فتح حسب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور
 مختار اس محرمہ میں مارا گیا اور صعب بن زبیر کو ہرنے پر قابض ہوئے آخر صعب کو عبد الملک صعب بن
 زبیر پر چڑھ آیا اور صعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو سنہ ہجری میں قتل کیا فائدہ
 عبد الملک بن عمر ولیشی سے روایت ہے کہ عجب اتفاق ہو کہ میں نے دارالامارۃ کو فتنے میں پہلے
 امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہ عبد اللہ بن زیاد کے سامنے دایہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا وہ
 ابن زیاد کا سر دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا پھر وہیں مختار کا سر دیکھا کہ صعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا
 پھر وہیں صعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ عبد الملک کے رو برو رکھا تھا ابن عمر ولیشی نے کہا جب میں نے یہ حال
 عبد الملک کے آگے بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجھ کو یہاں پہنچوان سر نہ دیکھا وہ اور اس دارالامارۃ
 کی شامت سے ڈر کر اسی وقت اسے کھدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبد الملک نے صعب بن زبیر
 فتح پائی چاہا کہ فوج عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے کو لے میں بھیجے لوگوں نے عذر کیا کہ حرم محرم
 میں جدال اور قتال حرام ہے وہاں جا کر کیونکر لڑیں آخر ایک دن حجاج بن یوسف نے
 عبد الملک کے سامنے آ کے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر کا سر
 میں نے کاٹ لیا عبد الملک نے جانا کہ حجاج کھے جانے کو عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے میں

تیار ہوئے جلد ایک لشکر حجاج کے پاس نام کر کے مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا حجاج اصل
طالب کار بنے والا تھا اُسے دیان آگے اور فوج جمع کر کے متوجہ مکے کا ہوا اور دیان سرگرم
اور جدال کا ہوا اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑ کے نہایت بے ادبیوں اور
گستاخیوں پر مکر باندھی یہاں تک کہ تمام حرم محترم کو شہیدوں کے خون سے رنگیں کیا
اور عبداللہ بن زبیر کو بھی شہید بہتر یا تتر بھری مین شہید کیا بعد اُنکے سولی چڑھایا پھر سولی سے
اُتر داکے یودیوں کی قبروں میں ڈلوادیا بعد طے کرنے اُس مرحلے کے حکومت مروانیوں کی شاہ
اور عراق اور عجم میں جم گئی اور سب سلطنت اُنکی تراسی برس چار مہینے رہی ۱۲۰۰ ہجری الشہادتین
اور مواعق محرقہ اور اشاعت الاشراف السامیہ

خاتمہ المطبوع

حمد و ثنا ایسے خالق کو زیبا ہو کہ محمد مصطفیٰ سارسل پیدا کیا اور کمال شہادت اُنکے دونوں بیٹوں کو دیا
کہ یہ رسالہ مر الشہادتین تصنیف مولانا شاہ غیب اللہ عزیز دہلوی اور ترجمہ اردو مولوی خرم علی اور
ترجمہ مولانا محمد سلامت اللہ کہ نام اُس ترجمہ کا تحریر الشہادتین ہوا و مرزا حسن علی مرحوم کے فوائد و مواعق محرقہ
و اشراف السامیہ و رختہ الاحباب وغیرہ سے زیب حاشیہ کیا ہوا اول بار الشہادتین میں بطبع مصطفائی میں مصطفیٰ خان
اور دوسری بار بطبع نظامی واقع کانپور میں عبدالرحمن خان نے شہادتین و تیسری بار بطبع اسری میں
حافظ محمد عبدالستار خان نے شہادتین میں چھاپ کر نقد سعادت بدست فتحاریا اور چوتھی بار بطبع فیض آثار و اخبار
میں یہ طبع پائی تھی خریداران شائق نے دست بدست بکمال فوق و شوق خرید کیا پانچویں بار پھر کمپنیشن اعلیٰان
نامی کے چھاپہ خریداران شائق نے خرید کیا اچھی یا کچھ سی طبع بسبب فرط تمنا سے خریداران بامر خائب الاہم صاحب
مروت و کرم مشہور نزدیک و درجناب بخشی نول کشور صادق اہل علم و اقبال بالفرج و ہر کے ماہ مئی شائع مطبع شہر شعبان
میں علیہ صحت و لباس خوش خطی سے قامت زیبا سے طبع نے آراستگی پائی اور بطبع طبائع اہل جہان ہوئی

To: www.al-mostafa.com